بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 12 نومبر 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق ذکر جاری ہے۔ آپ کے زہد اور دنیا سے بے رغبتی کے متعلق آپ کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اے میرے باپ، اللہ نے آپ کو فتوحات عطا کی ہیں اور آپ کو کثرت سے مال عطا کیا ہے۔ آپ کیوں اس سے بہتر کھانا یا بہتر لباس کا استعمال نہیں کرتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تم سے ہی اس معاملہ کا فیصلہ چاہونگا۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ رسول اللہ صلعم کو زندگی میں کتنی سختیاں گزارنی پڑیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت حفصہ کو اس قدر رسول اللہ صلعم کی زندگی یاد کروائی یہاں تک کہ وہ رو پڑیں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ کی قسم، جہاں تک مجھ میں طاقت ہوگی میں رسول اللہ صلعم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سختی کی زندگی میں شامل ہوتا رہونگا تاکہ شاید میں ان کی راحت کی زندگی میں شامل ہو جاؤں۔

ایک اور موقع پر بعض لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ آپ عمدہ کھانا کھائیں تو حق کی راہ میں بہتر کام کر سکیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تمہاری خیر خواہی کو سمجھ گیا ہوں۔ لیکن میں نے اپنے دونوں دوستوں کو اسی راستہ پر چھوڑا ہے اور اگر میں نے انکا یہ راستہ چھوڑ دیا تو میں ان دونوں سے منزل میں نہیں مل سکوں گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ تحریکِ جدید کے ضمن میں بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم کا زمانہ سخت زمانہ تھا۔ آپ کا اپنا بھی یہی طریق تھا اور آپ نے باقیوں کو بھی یہی ہدایت کر رکھی تھی کہ ایک وقت میں ایک ہی سالن کا استعمال کیا جائے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے سقہ اور نمک رکھا گیا تو آپ نے سمجھا کہ یہ دو سالن ہیں۔ بیشک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ دونوں مل کر ایک سالن بنتا ہے لیکن حضرت عمر اپنی بات پر مصمُر رہے۔ ایسی ہی تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تین سالوں کیلئے جماعت کو بھی کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اُس زمانہ کی بات ہے جب جماعت پر حالات تنگ تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی کوئی پابندی نہیں ہے لیکن پھر بھی اسراف سے کام نہیں لینا چاہئے۔ اور اسراف یعنی فضول خرچی یہ ہے کہ نمائش کی خاطر ایسی اشیاء پر پیسے لگائے جائیں جنکا کوئی حقیقی استعمال نہ ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عاجزی کے متعلق ایک روایت ملتی ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے کندھے پر پانی کا مشکیزہ اٹھایا ہوا تھا۔ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ اے امیر المؤمنین، یہ کام آپ کیلئے مناسب نہیں۔ اس کو جواب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مختلف وفود میرے پاس آئے اور انہوں نے میری اطاعت قبول کی تو میرے دل میں بڑائی کا احساس پیدا ہوا۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس بڑائی کے احساس کو توڑا جائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے ایک مرتبہ حج کے سفر کے دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جگہ پر ٹھہر گئے۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے لوگوں کو بتایا کہ میں بچپن میں اونٹ چرایا کرتا تھا۔ اور جب تھک جاتا تھا تو اس جگہ پر آرام کرتا تھا۔ میرا باپ بہت سخت طبیعت کا تھا اور میرے آرام کرنے کی وجہ سے مجھ پر سختی کیا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک وقت میں میری یہ حالت تھی۔ جب میں نے رسول اللہ صلعم کو قبول کیا تو خدا تعالیٰ نے آج مجھے یہ مقام عطا کیا ہے کہ آج لاکھوں آدمی میری جگہ جان دینے کیلئے تیار ہیں۔ اس واقعہ سے صحابہ کی حالت کا علم ہوتا ہے اور انھوں نے وہ درجہ اور علم پایا جو کسی کو عطا نہ ہوا۔ یہ کیسی تعجب کی بات ہے کہ ایک اونٹوں کا چرانے والا ایک بلند شان والا دنیوی اور روحانی بادشاہ بنا۔ اسی طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق دنیا حیران ہے کہ ایک معمولی تاجر کہ اتنا علم اور فہم کس سے مل گیا۔ میں بتاتا ہوں کہ ان کو قرآن شریف سے سب کچھ ملا۔ انھوں نے قرآن شریف پر غور کیا اس لئے ان کو وہ سب کچھ آگیا جو تمام باقی دنیا کو نہ آتا تھا۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالی نے بعض مرحومین کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔